جلد ۲۳ | مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸۰

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ

متعدد احمدی مجاہدین مختلف ممالک کے لئے روانہ ہو گئے

قادیان ۲ فروری۔ کل یکم فروری کو ۲ بجے کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ مولوی عبد المغنی صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ اور بابو فضل احمد صاحب سندھ کے سفر پر روانہ ہوئے اسی موقعہ پر حسب ذیل مبلغین بھی مختلف ممالک کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن کے لئے۔ شیخ نذیر احمد صاحب۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی مغربی افریقہ کے لئے مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری جاوا کے لئے نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے اور میاں محمد شریف صاحب وعزیز احمد صاحب بعض اور ممالک کے لئے۔

اس موقعہ پر سٹیشن کے اندر اور باہر ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ مجاہدین کو ہار پہنائے گئے۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب مجاہدین سے معانقہ فرمایا۔ اور پھر تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور گاڑی اللہ اکبر کے نعروں میں روانہ ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حضور نے گاڑی میں تمام مبلغین کو ان کے مناسب حال ضروری ہدایات لکھائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنیوالوں کو خوشخبری

فرمایا "انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔" "یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا۔ اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔" "یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔" "کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے۔ پھر اب کونسی وجہ ہے۔ کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے۔ بات یہی ہے۔ کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جائے۔ تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۱)

امرتسر سٹیشن پر حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کل ۵ بجکر ۳ منٹ بعد دوپہر کو بسلسلہ سفر سندھ امرتسر سٹیشن پر تشریف لائے۔ امرتسر شہر اور مضافات کے احباب باوجود باقاعدہ اطلاع نہ ہونے کے بکثرت سٹیشن پر حضور کی ملاقات اور زیارت کے لئے موجود تھے۔ جب گاڑی پلیٹ فارم پر پہونچی۔ تو تمام احباب نے حضور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعض غیر احمدی اصحاب بھی حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل چار اصحاب حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ (۱) میاں عبدالغنی صاحب ولد فضل کریم صاحب (۲) محمد شریف صاحب ولد حسین بخش صاحب (۳) کبیر دائیں صاحب ولد محمد دائیں صاحب (۴) محمد شفیع صاحب نو مسلم ولد لال سنگھ صاحب۔ سوا سات بجے گاڑی لاہور روانہ ہو گئی۔ (نامہ نگار از امرتسر)

رتی چھلہ کے متعلق احرار کی درخواست کی سماعت

بٹالہ یکم فروری۔ احرار نے قادیان کے بعض پیشہ وروں کی طرف سے رتی چھلہ کی چار دیواری کے متعلق جو درخواست دے رکھی ہے۔ وہ آج علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں برائے سماعت پیش ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظم جائداد کی طرف سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر، شیخ ارشاد علی صاحب پلیڈر اور مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر پیش ہوئے۔ کارروائی ۱۲ بجے کے قریب شروع ہوئی۔ اور وکلاء نے یہ درخواست پیش کی۔ کہ کل عدالت نے زیر دفعہ ۱۴۲ جو حکم دیا ہے۔ وہ چونکہ قانون کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس دفعہ کے ماتحت اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ زیر دفعہ ۱۴۵ A کارروائی ختم نہ کی جائے۔ اور کہ اس حکم کے خلاف چونکہ ہم نگرانی دائر کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایک ہفتہ کی میعاد بڑھا دی جائے۔ اس پر بہت دیر بحث ہوتی رہی۔ لیکن عدالت نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے تحریری جواب دعوے داخل کیا گیا جس میں بتایا گیا۔ کہ اس چار دیواری کی تعمیر سے کوئی رستے نہیں روکے گئے۔ اس کے بعد ۱½ بجے عدالت برخاست ہوئی۔ اور دوبارہ اجلاس شروع ہونے پر مرزا اکرم بیگ صاحب کی شہادت ہوئی۔ انہوں نے حسب ذیل بیان دیا۔

مرزا اکرم بیگ صاحب کا بیان

میں ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بیکار ہوں۔ جائے تنازعہ رتی چھلہ کبھی میری ملکیت تھا۔ ⅔ حصہ قادیان کا میری ملکیت تھی۔ میں نے یہ سارا رقبہ ۱۹۳۰ء میں ایک لاکھ ۴۹ ہزار روپیہ کو بیچ دیا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاتھ۔ بیعنامہ رجسٹری شدہ تھا۔ یہ بیعنامہ کی نقل ہے۔ P.A. صحیح کاپی رجسٹرڈ ہے۔ رقبہ رتی چھلہ اس میں موجود ہے۔ ۲۱ جون ۱۹۳۰ء کو رجسٹری ہوا۔ رتی چھلہ کا رقبہ آبادی قادیان اور اس رقبہ کے درمیان ہے جو میں نے پہلے فروخت کیا تھا۔ ۱۹۰۸ء میں سکول کے لڑکے اس رقبہ میں میری اجازت سے کھیلا کرتے تھے۔ مثلاً فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ میں خود بھی کھیلا کرتا تھا۔ ۱۹۰۹ء میں میرے والد صاحب فوت ہوئے۔ اس وقت سے یہ لڑکے کھیلا کرتے تھے۔ ۱۹۱۰ء تک کھیلتے رہے۔ پھر میں سروس میں چلا گیا۔ کبھی کبھی آتا تھا۔ تو لڑکے کھیلتے دیکھتا تھا۔ اس رقبہ میں مجھے یاد ہے۔ کہ کوئی باقاعدہ شارع نہ تھی۔ اکثر لوگ اس کے کنارے کنارے گزرتے تھے۔ یعنی میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان کے جنوب سے گزرتے تھے۔ اور شمال کے راستہ میں جاتے تھے۔ کوئی خاص رستہ نہ تھا۔ ۱۹۳۰ء تک یہی صورت رہی۔ رتی چھلہ میں دو تین درخت بڑ کے تھے۔ جن سے ہم بحیثیت مالک بالن کاٹتے رہے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لڑکے کھیلتے رہے۔ پھر مدرسہ احمدیہ کے لڑکے بھی کھیلتے رہے۔ رتی چھلہ کا قبضہ ہمارا تھا۔ جو عملی طور پر بھی قبضہ بحیثیت مالک تسلیم ہوا۔ جو اکرم بنام میر محمد اسمٰعیل میں فیصلہ ہوا۔ دوسرا مقدمہ مہردین وغیرہ بنام اکرم بیگ میں بھی میرا قبضہ اور ملکیت ثابت ہوا۔ جس میں فیصلہ ہوا۔ کہ میں قابض ہوں اور مالک ہوں۔ میرے والد کا نام مرزا افضل بیگ اور ان کے والد مرزا احمد بیگ ان کا والد مرزا اعظم بیگ ای اے سی لاہور۔

جرح

رتی چھلہ کا کوئی نمبر خسرہ میں درج نہیں۔ اگر گاؤں کے لڑکے وہاں کبھی کبھی کھیلنا چاہتے۔ تو وہ بھی میری اجازت کے سوا نہیں کھیل سکتے تھے۔ جیسا کہ مجھے یاد ہے یہ رقبہ کھلا تھا۔ پبلک کے لئے۔ کیونکہ وہ رقبہ زراعت کے قابل نہ تھا۔ عام طور پر لوگ گزر بھی جاتے تھے۔ مگر کوئی خاص گزرگاہ بھی نہ تھی۔ یہ بات میری ملکیت کے لئے معترض نہ تھی۔ میر اسمٰعیل صاحب سے جو مقدمہ ہوا۔ وہ قریباً ۲ کنال رتی چھلہ کی زمین تھی۔ جس میں میری ڈگری ہوئی۔ آئندہ سماعت کے لئے ۰ فروری ۱۹۳۶ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔

شہنشاہ جارج پنجم کی تدفین کے دن جماعتہائے احمدیہ کے ماتمی جلسے

جموں

جماعت احمدیہ جموں نے ایک خاص اجلاس منعقد کیا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جماعت احمدیہ جموں شہنشاہ جارج پنجم کی وفات حسرت آیات پر انتہائی حزن و ملال کا اظہار کرتی۔ اور شاہی خاندان کے افراد سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ سیکرٹری

فیروزپور شہر

۲۸ جنوری چار بجے ایک پبلک جلسہ بتقریب وفات حسرت آیات حضور ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم مسجد احمدیہ شہر فیروزپور میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی نے اس جلسہ میں خاص طور پر حصہ لیا۔

امیر جماعت احمدیہ فیروزپور

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔ جماعت احمدیہ لاہور ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر انتہائی رنج و ملال کا اظہار کرتی۔ اور ملکہ معظمہ اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ اور ہز مجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم سے وفاداری اور اطاعت کے جذبات کا اعادہ کرتی ہے۔

خاکسار ملک خدا بخش جنرل سیکرٹری

سیالکوٹ چھاؤنی

۲۸ جنوری جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی نے ایک اجلاس منعقد کر کے شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات پر جذبات حزن و الم کا اظہار کیا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

اٹھوال

۲۸ جنوری۔ جماعت احمدیہ اٹھوال نے ایک خاص اجلاس منعقد کر کے ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر انتہائی رنج و الم کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور شاہی خاندان سے دلی ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔ خاکسار محمد رمضان اٹھوال ضلع گورداسپور

فتح پور

۲۸ جنوری جماعت احمدیہ فتح پور نے شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات پر جلسہ منعقد کر کے رنج و الم کے جذبات کے اظہار کے ریزولیوشن پاس کئے۔ اور ایمپائر کے اس عظیم نقصان پر شاہی خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات

چک ۴۳۴ ضلع لائل پور

جماعت احمدیہ چک ۴۳۴ گ۔ب ملک معظم کی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتی۔ اور شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم سے وفاداری کے جذبات کا اعادہ کرتی ہے۔ خاکسار عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۳۴ گ۔ب۔ ضلع لائل پور

کراچی

احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی شہنشاہ معظم جارج پنجم کے انتقال پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتی۔ اور شاہی خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی

تلونڈی موسے خاں

جماعت احمدیہ تلونڈی موسے خاں کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس میں ملک معظم جارج پنجم کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا۔ چودھری فضل الٰہی خان امیر جماعت احمدیہ تلونڈی موسے خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۴ ھ

شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات پر احرار کا شرمناک رویہ

ملک معظم جارج پنجم کی وفات تمام سلطنت برطانیہ کے لئے ایک نہایت ہی الم انگیز حادثہ ہے۔ اور ہر شریف انسان کو ملک معظم کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ان کی وفات پر رنج محسوس ہوا ہے جس کا اظہار مختلف رنگوں اور مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے۔ لیکن مجلس احرار نے جو بزعم خویش اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندہ سمجھتی ہے۔ اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھی کہ اس حادثہ پر رنج و افسوس کا ایک لفظ بھی کہے۔ اور اس کے ترجمان "مجاہد" نے بھی اس واقعہ کو اس سے زیادہ کچھ وقعت نہیں دی۔ کہ جس طرح اس کے صفحات پر "جھریا میں کوئلہ کی کان بھک سے اڑ گئی"۔ "مالیہ کی رقم تحصیلدار کی بجائے چور لے گئے"۔ "مویشیوں میں چیچک کی وبا" وغیرہ بے سرو پا خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اس نے شہنشاہ معظم کی وفات اور تدفین وغیرہ کی خبریں شائع کر دی ہیں۔ اس کے سوا اس نے اپنی طرف سے کسی قسم کے رنج و افسوس کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اس کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔

اس سے حکومت برطانیہ اور اس کے محبوب شہنشاہ کے متعلق احرار کا رویہ ظاہر ہے۔ جس کی وفات پر تمام برٹش ایمپائر سوگوار ہے احرار ایک معمولی سے معمولی آدمی کے مرنے پر جس سے انہوں نے کوئی فائدہ اٹھایا ہو یا جس کے لواحقین سے کسی رنگ میں فائدہ اٹھانے کی امید ہو۔ بڑے غم و افسوس کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس کی وفات پر آنسو بہا سکتے ہیں۔ اسکی خوبیاں بیان کر سکتے ہیں۔ اور اسے تمام اعلےٰ صفات کا جامع بتا سکتے ہیں۔ لیکن حکومت برطانیہ کے شہنشاہ معظم کی وفات پر انہیں کوئی رنج نہیں پہنچتا۔ اور کوئی افسوس کا کلمہ ان کے موہنہ سے نہیں نکل سکتا۔ اور وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں اتنے بڑے حادثہ سے نہ کوئی تعلق ہے۔ اور نہ اسکی پرواہ۔

اس سے قبل جشن جوبلی کے موقعہ پر احرار نے جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اسی سے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ شہنشاہ معظم کی ان کی نگاہ میں کیا قدر و منزلت ہے۔ انہوں نے نہ صرف یہ اعلان کیا۔ کہ "مسلمانوں کو سلور جوبلی میں حصہ نہیں لینا چاہیئے" بلکہ یہاں تک کہدیا۔ کہ "جو شخص جشن جوبلی میں حصہ لے گا۔ اور مسجدوں میں چراغاں کرے گا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا"۔

پھر اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ جشن کی تقریب میں حصہ لینے والوں کی مزاحمت کی گئی۔ اور جہاں جہاں احرار کا بس چلا۔ انہوں نے چراغاں کے دن زبردستی دیئے گل کر دیئے اور جلسے درہم برہم کرنے کی کوشش کی چنانچہ لاہور کی شاہی مسجد کے چراغ احراری لفنگوں نے بزور بجھا دیئے۔ امرتسر کے جلسہ میں اس قدر شور و شر برپا کیا۔ کہ جلسہ نہ ہو سکا۔ راولپنڈی کی جامع مسجد میں بھی زبردستی گھس کر چراغ گل کر دیئے۔

غرض انہوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ جشن جوبلی کو ناکام بنایا جائے۔ اگرچہ ان کی اس وقت کی حرکات بھی نہایت شرمناک تھیں تاہم کہا جا سکتا تھا۔ کہ خوشی کا موقعہ ہے۔ اگر احرار اس میں شریک نہیں ہونا چاہتے۔ تو نہ سہی۔ لیکن اب شہنشاہ کی وفات کے وقت انہوں نے جو طریق عمل اختیار کیا۔ اسے کوئی بھی شریف انسان پسند نہ کرے گا۔ ایسی شخصیت کی موت جس کا ملکی اور سیاسی جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور جو ذاتی طور پر شریفانہ صفات کی مالک تھی۔ ہر شریف انسان اظہار رنج و افسوس کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔ لیکن احرار کے سنگدل۔ اور فتنہ پسند دلوں پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ جن لوگوں کے دل اس قدر سخت اور جن کا رویہ ایسا غیر شریفانہ ہو۔ ان سے کسی کو بھلائی کی توقع کیونکر ہو سکتی ہے۔

آل انڈیا ساتن دھرم کانفرنس اور اچھوت اقوام

قدیم زمانہ میں اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے اچھوتوں پر زہرہ گداز مظالم کو ایک قصہ پارینہ سمجھکر اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ اور صرف موجودہ مہذب و متمدن زمانہ کے روشن خیال ہندوؤں کے اس رویہ پر جو انہوں نے اچھوتوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ نظر ڈالی جائے۔ تو یہ کہنا بالکل قرین انصاف ہو گا۔ کہ ہندو من حیث القوم سوائے چند ایک مستثنیات کے اچھوتوں کو درجہ انسانیت سے گرا ہوا تصور کرتے اور انہیں حیوانوں سے زیادہ کوئی حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندو سوسائٹی کے بعض مصلحین نے ہندوؤں کی اچھوتوں کے متعلق اس ذہنیت کو تبدیل کرنے کے لئے سعی کی۔ لیکن فطری اور جبلی عادات۔ ایسی عادات جو صدیوں اور قرنوں کے عمل سے کسی قوم کے افراد کی فطرت ثانیہ بن چکی ہوں۔ قلم یا زبان کو حرکت میں لانے یا چند ایک ریزولیوشن پاس کرنے سے نہیں بدل سکتیں یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود انتہائی کوششوں کے اچھوتوں کے متعلق اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کی ذہنیت تبدیل نہیں ہوئی۔ اور اچھوتوں کے سب سے بڑے راہنما ڈاکٹر امبیدکار نے یہ دیکھ کر کہ اچھوتوں کی گردنوں سے ذلت کا جوا اتارنے کے لئے ہندو کبھی تیار نہ ہونگے۔ تبدیلیٔ مذہب کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس فیصلہ سے سیاسی مصالح کی بنا پر ہندوؤں میں قدرتی طور پر ہیجان پیدا ہوا۔ اور انہوں نے اس سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ اور کر رہے ہیں۔ الہ آباد میں آل انڈیا سناتن دھرم کانفرنس کا اجلاس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ:-

"تمام ہریجنوں کو دیو درشن کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور ان پر تمام پبلک کنوئیں باغ۔ سرائیں۔ سکول اور گھاٹ کھول دیئے جائیں۔ مہاسبھا نے فیصلہ کیا۔ کہ شوراتری کے موقعہ پر برہمنوں کے ذریعہ ہریجنوں کو شومنتر دیا جائے"۔ (دیپک یکم فروری)

اچھوتوں پر مندر وغیرہ کھولدینے کا یہ فیصلہ کوئی نیا فیصلہ نہیں۔ اس کو عمل میں لانے کے لئے مسٹر گاندھی بھی ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا چکے ہیں۔ مگر راسخ العقیدہ ہندوؤں نے ان سے جو سلوک کیا۔ وہ کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ اب آل انڈیا سناتن دھرم کانفرنس کے فیصلہ پر جو عملدرآمد ہو گا۔ وہ بھی مشاہدہ میں آجائے گا۔ اول تو یہ امید رکھنا ہی فضول ہے۔ کہ ہندو من حیث القوم اس فیصلہ پر عمل پیرا ہونگے لیکن اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ وہ مندروں وغیرہ میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت دے دیں گے۔ تو کیا یہ بات قرین قیاس ہے کہ مندروں میں داخلہ کی اجازت اچھوتوں کی تمام مشکلات کا ازالہ کر دے گی۔ اور وہ اس سے مطمئن ہو جائیں گے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ زبانی فیصلوں سے اچھوت ہرگز مطمئن نہیں ہوں گے۔ اور نہ انہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ مندروں میں داخلہ ان کی مصائب کو دور کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ جب تک مذہبی سیاسی تمدنی۔ معاشرتی۔ اور اقتصادی لحاظ سے انہیں مساوی حقوق حاصل نہ ہوں لیکن جب تک ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں اچھوتوں کی تحقیر و تذلیل کے احکام موجود ہیں۔ موجودہ حالات میں کسی فلاح و بہبود کی امید کیونکر ہو سکتی ہے۔

خودکشی کے خلاف اسلام کی پُرحکمت تعلیم

لاعلاج سمجھے جانے والے امراض کے متعلق نبی عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

انسان اور دنیا کی مشکلات

دنیا مشکلات و مصائب اور آلام و افکار کا گھر ہے۔ کسی شخص کو اگر یہ غم کھائے چلا جاتا ہے۔ کہ وسیلۂ معاش نہ ہونے کی وجہ سے اس کے بہت بڑے کنبہ کی پرورش کا کیا سامان ہوگا۔ تو دوسرے کو ہر وقت یہ خیال پریشان رکھتا ہے۔ کہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کثیر دولت اور جائداد کا اس کے بعد وارث کون ہوگا۔ پھر کسی کو اپنی یا اپنے متعلقین کی بیماری کا فکر ہے۔ تو دُوسرے کو حسد کی وجہ سے اپنے اعزاء و اقربا کی ترقی انگاروں پر لوٹا رہی ہے۔ کوئی قوم کے غم میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور کسی کو دشمنوں کی شرارتیں چین نہیں لینے دیتیں۔ غرض سوائے ان کے جو اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھتے۔ اور اس کی زبردست طاقتوں پر ایمان لاتے ہیں کوئی شخص نہیں۔ جسے دنیوی زندگی نے گوناگوں آلام میں مبتلا نہ کر رکھا ہو۔

اسلام کی تعلیم مایوسی کے خلاف

ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ مذہب انسان کو ایسی تعلیم دے۔ جو مایوسی کو دُور کرنے والی ہو۔ اور بتائے کہ مشکلاتِ دہر کا مقابلہ مردانہ وار کرنا چاہیئے۔ اور تکالیف کو دیکھ کر گھبرا جانے اور مایوس ہو کر اپنا خاتمہ کر لینے سے انسانیت کی تحقیر و تذلیل نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن تمام مذاہب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو اس خصوصیت کا حامل ہو۔ دنیا میں بعض ایسے مذاہب تو دکھائی دیتے ہیں۔ جو دنیوی تعلقات سے کنارہ کش رہنے اور اس جہان کی الجھنوں سے دامن بچا کر رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بزدلی کا نتیجہ اور خدا تعالےٰ کی عطا کردہ قوتوں کو ضائع کرنے کا طریق ہے۔ لیکن ایسا کوئی مذہب سوائے اسلام کے نہیں مل سکتا۔ جو یہ کہے کہ دنیا کی کشمکشوں سے علیحدہ ہو کر بزدل نہ بنو۔ بلکہ دنیا کے معاملات سرانجام دو۔ مشکلات آئیں۔ تو ان کے سامنے ہمت نہ ہارو۔ بلکہ جرأت و استقلال سے ان کا مقابلہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید حاصل کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ان پر غلبہ پانے کی کوشش کرو اور ناامیدی کو کسی صورت میں بھی اپنے پاس نہ آنے دو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لاتایئسوا من روح اللّٰہ انہ لایایئس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرون۔ اے مسلمانو! یاس و ناامیدی تمہارے پاس بھی نہ پھٹکنے پائے۔ اور یہ اس قدر ضروری امر ہے۔ کہ اگر تم مایوسی کا شکار ہو گئے۔ تو یاد رکھو تمہارا ایمان سے کوئی تعلق نہ رہے گا۔

اسلام میں خودکشی کی ممانعت

چونکہ خودکشی کا ارتکاب ناامیدی کے نتیجہ میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے بھی حرام قرار دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بالفاظ صریح اپنی امت کو یہ ہدائت دی۔ کہ من تردی من جبلٍ فقتل نفسہٗ فھو فی نارجھنم یتردی فیہ خالداً مخلداً فیھا ابداً ومن حسیٰ سماً فقتل نفسہٗ فسمّہٗ فی یدہٖ یتحساہ فی نارجھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہٗ فی یدہٖ یجاء بھا فی بطنہٖ فی نار جھنم خالداً مخلداً فیھا ابداً (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵) یعنی وہ شخص جو پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اس مذموم فعل کا ارتکاب کرتا رہے گا۔ جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں دوزخ میں بھی وہی زہر ہوگی اور وہ ہمیشہ اس کو کھاتا رہے گا۔ اور جس نے کسی آلہ سے اپنا کام تمام کیا ہوگا۔ دوزخ میں بھی وہی آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اسے ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہیگا۔

ایک اور حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو! تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اور نہ موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا مانگے۔ کیونکہ اگر وہ مرگیا۔ تو اس کے عمل منقطع ہو جائیں گے۔ اور زندگی میں تو جوں جوں عمر بڑھتی ہے۔ انسان کی نیکیاں بھی بڑھتی ہیں دیکھا اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کی جو کچھ حالت ہے۔ اس کا پتہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ امریکہ کی ایک مشہور اہل قلم اور مقررہ مسز شارلٹ پرکنز گلمین نے جب طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد صحت سے ناامید ہو کر خودکشی کی تو وہ جو تحریر چھوڑ گئی۔ اس میں لکھا تھا۔

"خودکشی اہم ترین انسانی حقوق میں سے ہے اور اسی لئے میں نے طویل علالت پر کلوروفارم کو ترجیح دی ہے۔"

اس کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے لکھا۔

"مجھ پر آج تک یہ حقیقت منکشف نہیں ہوسکی۔ کہ خدا ایک بے ضرر انسان کو ایک طویل عرصہ کے لئے درد و کرب میں مبتلا رکھنا کیوں ضروری سمجھتا ہے۔ اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان پر ہر ابتلا کا نزول خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا خود انہیں کسی اعلےٰ مقصد کے لئے سزا دے رہا ہے۔ لیکن میرے خیال میں ایسی باتیں کہنا خدا پر تہمت باندھنا ہے"۔

ایک اور عمر رسیدہ یورو پین ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ اس نے اپنی زندگی میں پانچ مریضوں کو رحم کے جذبہ سے متاثر ہو کر ہلاک کر دیا۔ اس ڈاکٹر نے ڈیلی میل کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا" میں نے اپنے دل میں ندامت کی ایک خلش بھی محسوس نہیں کی۔ میرے ذہن میں ان پانچ مریضوں کی یاد تازہ ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ موت کے بعد ان کے چہروں پر اطمینان کی لہر دوڑ رہی تھی۔ ان پانچ مریضوں میں سے چار جوان سال آدمی تھے۔ لیکن وہ لاعلاج امراض میں گرفتار تھے اور پانچواں ایک خورد سال بچہ تھا۔ جس کے لئے نامرادی مقدر ہو چکی تھی"۔

اس طرح امریکہ کی ایک نرس نے جو دو سال ہوئے ایک حادثہ کی وجہ سے بیمار تھی۔ میڈیکل ایسوسی ایشن سے انسانی ہمدردی کے نام پر اپیل کی۔ کہ وہ کوئی ایک ڈاکٹر مقرر کرے جو اس کی زندگی کا خاتمہ کر کے درد سے اسے نجات دے۔ لیکن ایسوسی ایشن کے سکرٹری نے جواب دیا۔ کہ قانونی پابندیوں کی وجہ سے ہم اس درخواست کو منظور نہیں کرسکتے ایک پروٹسٹنٹ پادری نے نرس کی اس درخواست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"مریضہ کی موت کی درخواست بالکل بجا ہے۔ وہ صرف اسی چیز کی درخواست کر رہی ہے۔ جو ہر رحم دل انسان ایک مجروح جانور کے لئے کرسکتا ہے"۔

لارڈ موئی ہان جو انگلستان کے نامور ڈاکٹروں میں سے ہیں۔ ان کا قول ہے۔ کہ

"خودکشی کا حق استعمال کرنے کے لئے قوم میں روز بروز آمادگی کا اظہار ہو رہا ہے" اور بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں مخصوص حالات کے ماتحت خودکشی کے جواز کے لئے ایک مسودۂ قانون پیش کریں۔ آسٹریلیا کے سابق گورنر جنرل لارڈ ڈین اور بعض دیگر مقتدر اصحاب اس مسودۂ قانون کے مؤید ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ لارڈ موئی ہان کی تجویز عیسائیت کے اصول کے خلاف نہیں۔

اسلام کی صداقت پر علمی ترقی کی مُہر

یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ اسلام نے خودکشی کی شدید ممانعت کی ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں اپنے خدا پر کامل امید رکھے۔ اور کسی مشکل کے وقت دامنِ صبر و قرار کو ہاتھ سے نہ دے اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کے ایک طبقہ کی جو حالت ہے۔ اور جس کی ذمہ داری بہت حد تک ان کے مذہب پر عائد ہوتی ہے وہ مندرجہ بالا واقعات سے عیاں ہے۔

اور اسی ایک امر سے سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ کونسا مذہب بنی نوع انسان کی صحیح راہ نمائی کے قابل ہے:۔

خودکشی کی طرف میلان عیسائیوں کے اس طبقہ کو جن وجوہات کی بنا پر ہؤا۔ ان میں سے بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے نزدیک جن مریضوں کی صحت یابی سے ڈاکٹر قطعی طور پر مایوس ہوجائیں۔ انہیں زندہ نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ انہیں قدرتی موت مرنے سے قبل زہر دے کر موت کی آغوش میں سلا دیا جائے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ان من داءٍ الا لہ دواءٌ یعنی دُنیا میں کوئی مرض ایسا نہیں۔ جس کی خدا تعالےٰ نے دوا پیدا نہ کی ہو۔ پس جب کوئی شدید مرض لاحق ہو۔ تو انسان یہ نہ سمجھے۔ کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے حضور دُعائیں کرے۔ اور اپنی تلاش اور جستجو کو جاری رکھے۔ آخر اس مرض کا علاج میسر آجائے گا اور اگر اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت مانع نہیں تو وُہ اچھا ہوجائے گا۔ چنانچہ پچھلی دو سو سال کی علمی ترقی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

کزاز۔ خناق۔ آتشک۔ پتھری۔ ذیابیطس۔ جگر کے پھوڑے۔ ہیضہ۔ کوڑھ۔ تپ محرقہ۔ سرطان اپنڈے سائٹس وغیرہ بیسیوں امراض ہیں۔ جن کے علاج آج سے کچھ عرصہ پہلے یا تو بالکل نہ تھے۔ اور اگر تھے۔ تو بہت معمُولی۔ لیکن اب ان کے لیے علاج نکل آئے ہیں کہ علمی طور پر ان کو یقینی علاج کہا جاسکتا ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت یہ کلمۂ حکمت بیان فرمایا۔ علم طب کی صرف دو شاخیں تھیں۔ یونانی۔ اور ویدک۔ اور اکثر لوگ ایسے تھے۔ جو بیماری کو دیوتاؤں کا غضب۔ یا ستاروں کا اثر سمجھ کر شفا سے مایوس ہوجاتے تھے۔ لیکن اس کے بعد یونانی طریق علاج میں سے نشو ونما پاکر ایلو پیتھک طریق علاج نکل آیا۔ اس کے بعد ہومیو پیتھک طریق علاج نے طبی دُنیا میں تغیر پیدا کردیا۔

اسی طرح علاج بالماء۔ یعنی ہیڈرو پیتھی کے معلوم ہونے سے صرف غسل اور گیلے کپڑوں کی مالش سے بہت سے امراض کا علاج ہونے لگا۔ بارہ نمکوں کی ایجاد نے بھی بہت فائدہ پہونچایا۔

پھر علاج بالتوجہ کے ذریعہ کئی بیماریوں کا علاج ہونے لگا۔ اسی طرح ان مختلف طریقہ ہائے علاج کی دریافت کے علاوہ ایسی بہت سی چیزیں دریافت کی گئی ہیں۔ جن سے تشخیص مرض بہت سہل ہوگئی۔ مثلاً خوردبین۔ خون کا امتحان۔ اور پیشاب کے پرکھنے کے مختلف طریق۔ یہ سب ترقیات جو موجودہ زمانہ میں ہوئیں۔ اس امر پر وضاحتاً دلالت کرتی ہیں۔ کہ اسلام کا یہ بیان فرمودہ اصل بالکل صحیح ہے۔ کہ ان من داءٍ الا لہ دواءٌ۔ یعنی ہر مرض کا دُنیا میں علاج ہے:۔

پس جب صحیح نظریہ یہ ہے۔ کہ دُنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں۔ جس کی دوا خدا تعالےٰ نے پیدا نہ کی ہو۔ تو بیماری کے غلبہ یا اس کے لمبے ہوجانے سے صحت سے مایوس ہوکر خودکشی کرلینا انتہائی نادانی اور بے وقوفی ہے:۔

خودکشی کے مخالفین

خوشی کی بات ہے۔ کہ جہاں مغربی دُنیا کا ایک حصہ خودکشی کے جواز کی طرف مائل ہے وہاں اُن کی اکثریت زندہ رہنے کے حق کی حفاظت کو زیادہ اہم سمجھتی ہے۔ اور یہ بھی اسلامی تعلیم کی فضیلت اور اس کے فطرتِ انسانی کے مطابق ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یوروپین ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ جو لوگ لاعلاج امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہیں:۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ کہ جب مایوس مریضوں کو حیرت انگیز طور پر صحت ہوگئی۔ اس لئے کسی مریض کو اس کے تحت مرض کم ہاعث اس خیال سے زندگی سے محروم کردینا کہ وُہ صحت یاب نہ ہوگا۔ کسی طرح بھی قرین مصلحت نہیں۔ متعدد بین الاقوامی شہرت رکھنے والے طبیب ایسی اموات کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں حیاتِ انسانی کو منقطع کردینے والی ہر تجویز طب کے اصول کے خلاف ہے اس کے ثبوت میں ڈاکٹر بوٹر نے جو شکاگو کے ادارۂ حفظانِ صحت کے ڈائرکٹر ہیں۔ ایک گیارہ سالہ لڑکی کا واقعہ بیان کرتے ہُوئے کہا۔ وُہ لڑکی مرض ذیابیطس میں مبتلا تھی۔ اور اس کی زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر ایک سال کے بعد دفعۃً وُہ روبصحت ہوگئی۔

اور چونکہ طب اور سائنس ابھی ارتقاء کی منازل طے کررہی ہیں۔ اس لئے ایسے واقعات کو دیکھ کر یوروپین ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ مریضوں کو کسی حالت میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ وہی نظریہ ہے جو اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جو یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور خودکشی کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے:۔

فلسطین میں عربوں کا بھیانک مستقبل

فلسطین میں عربوں کی بہت بڑی اکثریت تھی۔ لیکن یہودیوں کی وہاں مسلسل آمد اور رہائش عربوں کے لئے سخت مشکلات کا موجب بن رہی ہے۔ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کی پالیسی کا اعلان حکومتِ برطانیہ نے جنگِ عظیم کے اختتام پر کیا اس وقت سے لے کر جس سرعتِ رفتار کے ساتھ یہود فلسطین میں آباد ہورہے۔ اور زمینوں پر قبضہ کررہے ہیں۔ اس کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے۔ کہ زمانہ قریب میں فلسطین خالص یہودیوں کا ملک بن جائے گا۔ اور عرب وہاں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں رہیں گے:۔

فرانس کے ایک اہل قلم مسٹر نیکولس ڈا تورا اخبار Je Suis Partout میں فلسطین میں عربوں کے مستقبل پر تبصرہ کرتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ فلسطین میں عربوں کو بہت سے خطرات درپیش ہیں۔ کیونکہ وہاں یہودیوں کے سکونت پذیر ہونے کے باعث معاملات نہایت پیچیدہ ہورہے ہیں۔ موجودہ رفتار کے لحاظ سے یہود پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار کی تعداد میں ہر سال فلسطین میں آکر آباد ہوتے ہیں۔ اور اگر یہی رفتار جاری رہی تو دس سال کے بعد عرب ایک اینچ میں زاقلیت میں تبدیل ہوجائیں گے۔ ۱۹۱۷ء میں لارڈ بیلفور نے اعلان کیا تھا۔ کہ برطانیہ فلسطین کو یہودیوں کا گھر بنانے جانے کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیگا اسی اعلان نے مسئلہ یہود کو سرکاری اور بین الاقوامی حیثیت دے دی:۔

معاہدہ ورسیلز کی رُو سے برطانیہ کو جبل ملانہ پر حق انتداب دیا گیا۔ اس کا رقبہ نو ہزار مربع میل ہے ۱۹۲۰ء میں اس کی کل آبادی سات لاکھ تھی جس میں چھ لاکھ پچاس ہزار عرب اور پچاس ہزار یہودی تھے۔ پندرہ سال کے عرصہ میں عربوں اور یہود کی آبادی کا تناسب جو پہلے دس اور ایک سے بھی کم تھا۔ صرف چار اور ایک۔ یا تین اور ایک رہ گیا ہے آخری اعداد وشمار بتاتے ہیں۔ کہ دس لاکھ سے کچھ زائد کی آبادی میں سے تین لاکھ دس ہزار یہود ہیں۔ ۱۹۳۱ء سے لے کر جس قدر یہودی وہاں آکر آباد ہُوئے ہیں۔ انکی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ہے عرصہ دو سال سے حکومتِ جرمنی کی یہود کے خلاف پالیسی نے یہود آبادکاروں کی تعداد میں اور اضافہ کردیا ہے ۱۹۳۲ء تک یہودیوں کی زیادہ تر تعداد وسطِ یورپ یا بلقان سے آتی تھی لیکن ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۴ء کے دوران میں جرمنی کے یہودیوں نے اس میں اور اضافہ کردیا:۔

تاجر عربوں سے کوڑیوں کے بھاؤ زمین خریدکر بھاری قیمتوں پر نو آبادکاروں کے پاس فروخت کرتے۔ اور اس طرح بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ شہر تل ادیو میں آج سے چند سال پیشتر زمین کی قیمت ۴۳ شلنگ فی ایکڑ تھی۔ لیکن اس وقت اس کی قیمت ۱۲۰ پونڈ سے لے کر ۱۹۰ پونڈ فی ایکڑ ہے۔ یہودی چونکہ بہت مالدار قوم ہے۔ اور اس کے پاس بہت سرمایہ ہے۔ اس لئے ملک میں صنعت وحرفت اگرچہ ترقی پذیر ہے۔ لیکن اس کا بدترین نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ عرب معمولی مزدوروں اور کارکنوں کی حیثیت میں تبدیل ہورہے ہیں۔ اور سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ مزدور عربوں کے حقوق کے تحفظ کا کوئی انتظام نہیں۔ عرب چونکہ صرف اسی قدر کماتے ہیں جس سے وہ اپنے لئے قوت لایموت مہیا کرسکیں۔ اور یہود چونکہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی بجائے سرمایہ کو استعمال میں لاتے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

مالابار

پنگاڑی ۹ جنوری۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالابار سے تحریر فرماتے ہیں۔ ۵ر دسمبر سے ۱۱ دسمبر تک کالی کٹ ٹاؤن ہال میں روزانہ لیکچر دیئے گئے۔ ہر روز رات کو اڑھائی گھنٹے کے قریب لیکچر ہوتا۔ لیکچر میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی مخالفین نے بہتری کوشش کی۔ لیکن وہ ناکام رہے۔ ان لیکچروں نیز اس سے پیشتر کے کھلے میدان میں لیکچروں نے کالی کٹ میں ایک غیر معمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور بہت سے لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

۱۴ر دسمبر کو کانا نور واپس آگیا۔ یہاں شانتی مشن سوسائٹی کے نام سے ایک انجمن قائم ہے۔ جس کے قیام کی غرض مختلف مذاہب کے لوگوں میں باہمی اتحاد اور اخوت پیدا کرنا ہے ۲۲ر دسمبر کو اس سوسائٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں مجھے بھی تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ میں نے جلسہ میں "اسلام اور شانتی سندیش" کے موضوع پر مفصل تقریر کی جس کا خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ ۲۳ر دسمبر کو منگلور گیا۔ وہاں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہا۔ پنگاڑی میں دارالتبلیغ اور احمدیہ لائبریری کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے رسالہ "ستیہ دوتن" تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ اور جماعت کی تعلیمی اور دینی تربیت کا کام بھی سرانجام دے رہا ہے ۔

سندھ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سندھ لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں موضع گوٹھ باڑھی میں انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ بعض لوگوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اخبار الفضل اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض معززین سے ملاقات کر کے انہیں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس عرصہ میں آٹھ تقریریں کیں۔ اور ۸۲ معزز غیر احمدیوں سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی اور انہیں مطالعہ کے لئے تبلیغی ٹریکٹ و اخبارات دیئے۔

موگا

۱۰ جنوری کو موگا میں ایک آریہ سماجی نے اپنی ایک تقریر میں اسلام پر اعتراض کئے۔ لیکن کسی غیر احمدی مولوی نے ان اعتراضات کے جواب دینے کی جرأت نہ کی۔ چند یوم بعد ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب احمدی کے آنے پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب نے ان اعتراضات کے مدلل اور مؤثر جواب دیئے۔ حاضرین نے جن میں ہر مذہب و ملت کے آدمی تھے تسلیم کیا۔ کہ آریہ سماجی اعتراضات کی خوب قلعی کھولی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے شق القمر اور حجر اسود کے متعلق اعتراضات کے سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں نہایت مؤثر جواب دیئے۔ ایک آریہ سماجی پنڈت نے کہا کہ ایسے مدلل جواب سن کر کون معجزہ شق القمر کا انکار کر سکتا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب سکرٹری

سکندر آباد (حیدر آباد)

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہندوستان کے مختلف شہروں اور دیگر ممالک مثلاً حبشہ، پینانگ۔ لیگوس۔ نائیجیریا۔ زنجبار اور شرقی ایران سے تبلیغی لٹریچر کے لئے آرڈر موصول ہوئے۔ اور لٹریچر مفت اور قیمتاً مالیتی مبلغ ۳۸۲ روپے ۵ آنے بھیجا گیا۔

بنگال

قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ لکھتے ہیں۔ میں ۲۴ نومبر سے سائیکل پر تبلیغی دورہ کر رہا ہوں۔ ۹ جنوری کو قریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد ڈھاکہ پہونچا۔ راستہ میں چار سو تبلیغی ٹریکٹ بنگالی انگریزی اور اردو زبانوں میں تقسیم کئے۔ ۶۷ شہروں۔ دیہاتوں اور تجارتی منڈیوں میں تبلیغ کی۔ ڈھاکہ تک کل سفر ۵۰۲ میل ہوا۔ ضلع جیسور سے ایک احمدی نوجوان شریک سفر ہوئے۔ تین اور احمدی نوجوان آئندہ ۱۵ اپریل میں سائیکلوں پر تبلیغی سفر کریں گے۔

سنکوہا (ضلع گورداسپور)

۲۳ر جنوری موضع سنکوہا میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعض اشرار نے لوگوں کو جلسہ میں آنے سے روکا۔ جسے شریف الطبع لوگوں نے بہت ناپسند کیا۔ احمدی مبلغین نے نہایت مؤثر تقریریں کیں۔

خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ سنکوہا

چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

تحریک جدید کا مستقل ریزرو فنڈ صدقہ جاریہ ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کے مستقل ریزرو فنڈ کے بارے میں یہ تجویز ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے کرنے والے مخلصین اپنے وعدوں کی رقوم حتی الوسع جلد سے جلد اس لئے ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ کہ اکٹھا روپیہ ہو جانے پر اس سے کوئی جائداد خریدی جائے۔ یا اسے کسی سودمند تجارت پر لگایا جا سکے۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کے مستقل عملہ کے اخراجات اس جائداد کی آمد یا تجارت پر لگائے ہوئے روپیہ کے منافع سے حاصل کئے جائیں۔ اور چندہ کی رقوم صرف ہنگامی اور وقتی ضرورت پر صرف ہو سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک ہے۔ کہ جن مخلصین نے اپنے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کا ایفا حتی الوسع جلد تر فرمائیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ آپ اپنے وعدہ کی رقم اس لئے جلد ادا فرمائیں۔ کہ آپ کا روپیہ بھی خرید جائداد یا تجارت کے سودمند سودے میں صرف ہو جائے۔ اس سے جو آمد ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ چونکہ وہ ایک ہمیشہ کی مستقل آمد ہوگی۔ اس لئے جب بھی ایسی آمد وصول ہوگی۔ اس میں آپ کا بھی حصہ ہوگا۔ پس وہ آمد آپ کے لئے صدقہ جاریہ کا ثواب رکھے گی۔ ایسے صدقہ جاریہ کے ثواب میں شامل ہونے کے لئے آپ کو اپنے اوپر کسی قدر تنگی ڈال کر اور اپنے اخراجات کو پیچھے ڈال کر بھی شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا آپ کو صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل ہو۔

علاوہ ازیں چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدوں کے جلد تر ادا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد بھی ہے۔ کہ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وہ اگلے دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی کوئی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن وہ مجبوری نہیں جو انسان اپنے لئے خود قرار دے لے"۔

اس ارشاد کی تعمیل میں بھی آپ کو فوری طور پر لبیک کہنا چاہیئے۔ لیکن جبکہ حضور کا منشاء مبارک ہے۔ کہ احباب اپنے وعدے حتی الوسع جلد ادا کریں۔ تا اکٹھا روپیہ ہونے پر اسے مستقل ریزرو فنڈ میں لگایا جا سکے۔ تو آپ پر اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ حتی الوسع جلد تر اپنے وعدہ کا ایفا فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور دعا حاصل کریں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

احرار مطلب نکل جانے کے بعد

مولوی ثناء اللہ صاحب کو احرار کی مدد کرنے کا صلہ

پچھلے دنوں "ترجمان احرار" مجاہد میں ایک بنا وٹی خواب شائع کر کے جہاں خدا تعالےٰ پر افترا کیا گیا۔ وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف بھی بہت کچھ زہر اگلا اور اسی سلسلہ میں ہماری طرف منسوب کر کے یہ الفاظ شائع کئے۔ کہ مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ کے دوران میں ہم مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے امداد لیتے رہے ہیں۔

یہ الفاظ دیکھکر ہمیں سخت حیرت ہوئی تھی کیونکہ ہمیں ذاتی طور پر علم تھا۔ کہ مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں احرار کی طرف سے جس قدر ہمارا لٹریچر پیش ہؤا۔ وہ بہت کچھ مولوی ثناء اللہ کا دیا ہوا تھا۔ اور خاص کر اخبار الفضل کے پرچوں پر ایڈیٹر اخبار اہلحدیث کی چٹ بھی موجود تھی۔ مگر ہم نے اس طرف اس لئے توجہ نہ کی۔ کہ احرار کا کام ہی جب دن رات جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا ہے۔ تو یہ حرکت ان کے لئے کوئی غیر معمولی نہیں ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب یہ برداشت نہ کر سکے۔ کہ دورانِ مقدمہ میں انہوں نے احرار کے امیر شریعت کو جو امداد دی۔ اس کا انہیں اس رنگ میں پرولا دیا جائے۔ اس لئے انہوں نے "اخبار مجاہد کا پریشان خواب" کے عنوان سے ۱۴ر جنوری کے اہلحدیث میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں نہ صرف اس بات کی تردید کی۔ کہ جماعت احمدیہ کا ان سے کسی قسم کی مدد لینا بالکل جھوٹ ہے۔ وہاں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس مقدمہ میں انہوں نے احرار کو اس قدر مدد دی۔ جس قدر اور کسی نے نہیں دی۔ اور اس کے متعلق دیگر شواہد کے علاوہ مولوی عطاء اللہ کا اپنا اقرار بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"خواب ساز مفتری نے مقدمہ میں قادیانیوں کو ہماری مدد دینے کا اشارہ کیا ہے محض جھوٹ بہتان اور افتراء ہے۔ اں واقعہ یہ ہے۔ کہ ہم نے مقدمہ میں احرار کو وہ مدد دی۔ جو کسی نے نہیں دی۔ نہ کوئی دے سکتا تھا۔ جس کا اظہار آج ہم اس جھوٹے افترا کے دفعیہ کے لئے کرتے ہیں جو احراری اخبار مجاہد اور اس کے مفتری خواب ساز نے ہم پر لگایا ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے ذاتی اور خاندانی پرانے مراسم ہیں۔ ان کا کوئی بھی کام ہو۔ ہم اس میں مدد کرتے رہے ہیں۔ اور کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے مقدمہ کے دوران میں وہ خود مع مولوی محمد قاسم شاہجہانپوری صاحبان آئے۔ اور مرزائی لٹریچر کی اعانت چاہی تو ہم نے بحکم قرآن اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ۔ ذخیرہ لٹریچر مرزائیہ کھول دیا۔ آپ جو کچھ لے جا سکتے تھے۔ لے گئے۔ اس کے بعد پھر ان کا طلبی کا خط آیا۔ چونکہ وہ خط مفتری مذکور کے افتراء کی بیخ کنی کو کافی ترین ہے۔ اس لئے ہم اسے بھی درج کر دیتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"امرتسر سٹیشن ۹ر جنوری ۱۹۳۵ء

مکرمی محترمی۔ السلام علیکم!

حکیم محمد غوث کو یہ رقعہ دیکر خدمت میں بھیجتا ہوں۔ ۱۹۲۶ء کا ریویو آف ریلیجنز ان کو آج ہی عنایت فرما دیں۔ اس کی سخت ضرورت ہے۔ بار بار آپ کو تکلیف اس لئے دیتا ہوں۔ کہ اور کوئی صاحب نظر نہیں آتے۔ الفضل کا سارا فائل اس وقت تک محفوظ ہے۔ اور اس وقت کام دے رہا ہے۔ میں انتخاب نہیں کر سکتا۔ کہ کونسا رکھوں اور کونسا واپس کر دوں۔ سب ہی کام دے رہا ہے رہنے دیں۔ یہ کام بھی آخر اہمیت رکھتا ہے۔ والسلام

دعاگو۔ عطاء اللہ بخاری"

ناظرین! یہ ہے ہماری مدد۔ جو ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق مقدمۂ احرار میں کی۔ جس کی بابت امیر احرار خود معترف ہیں۔ کہ کسی دوسرے سے یہ مدد طلب نہیں ہوسکتی۔ نہ کوئی دے سکتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ ؎

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

یہ بات ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے مراسم خاندانی ہیں۔ وہ ہمارے عزیز ہیں۔ ان کی وجہ سے یہ اعانت کچھ قابل ذکر نہیں۔ مگر مجاہد نے ہم پر افتراء کر کے ہمیں صفائی پیش کرنے پر مجبور کر دیا۔ الی اللہ المشتکی

مولانا ابراہیم صاحب نے بھی قادیانیوں کو کوئی مدد نہیں دی۔ ہاں خزانۂ احرار میں قریباً ڈیڑھ سو روپیہ جمع کر کے بھیجا۔ جس کی رسید مجاہد میں چھپ چکی ہے۔ یہی ان کا گناہ ہے"

اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب عام پبلک سے داد طلب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ناظرین احرار اور غیر احرار للہ غور کریں۔ کہ کوئی جماعت یا کوئی شخص بھی ایسا ہے۔ جو اپنے معاونین سے ایسی سرد مہری کرے۔ اور الٹا اس پر الزام دھرے۔ "مجاہد" ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا!

اور آخر میں جل کر لکھتے ہیں۔

"جب تک مجاہد کے منتظم اس مصنوعی خواب اور اس کے افترائی مضمون سے بیزاری کا اعلان نہ کرینگے۔ ہم مجبور ہیں۔ کہ اس مضمون میں ان سب کو شریک جانیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں۔ ؎

نہ سنگ دامن کارد انے درید
کہ دہقان ناداں کر سنگ پرورید"

اب مولوی ثناء اللہ صاحب خواہ کس قدر چیخیں چلائیں۔ اور احرار کو خواہ کچھ قرار دیں۔ احرار کا کام نکل گیا۔ اب وہ ان کی کچھ پروا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں پھر جب کبھی کوئی مطلب ہوا۔ اس وقت گدھے کو باپ بنانے کی مثل پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔

ایک نئی انجمن احمدیہ کا قیام

خدا کے فضل سے قادیان کے مضافات میں ایک نئی انجمن احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ جس کے پریذیڈنٹ عبدالغفار خان صاحب اور سیکرٹری تبلیغ عبدالحمید خانصاحب ہیں۔ دیگر ممبران مشتاق علی خان صاحب اور محمد عبد اللہ خانصاحب و مہتاب دین صاحب و رحمت اللہ صاحب و نواب الدین صاحب و دین محمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ یہ جماعت بہت ترقی کرے گی۔

(خاکسار اللہ دتا جنرل سیکرٹری انصار اللہ)

ایک ضروری اعلان

ایک شخص مسمی عبد الحمید جو اپنے تئیں کڑیانوالہ کا باشندہ ظاہر کرتا ہے۔ اسکی نسبت اخبار الفضل میں ایک مرتبہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ملے۔ یا اس کا پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا میں اطلاع دیں یہ شخص متعدد احباب کا نقصان اس وقت تک کر چکا ہے۔ اور لاپتہ ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔

قد میانہ۔ رنگ گندمی سانولا۔ ایک آنکھ میں پھولا۔ دائیں طرف گردن پر پھوڑا۔ احباب اس کا خاص طور پر خیال رکھیں

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

اچھوت اقوام کے متعلق مسلمانوں کا فرض

ذیل میں مسٹر جگناتھ پرشاد صاحب کھٹک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ آل انڈیا اچھوت اقوام کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ ہند کے کانپور تشریف لے جانے پر اپنی قوم کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ ان کے مضمون سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ ہندو دھرم سے وہ سخت نالاں ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی خوبیوں اور عالمگیر مساوات کا ان پر بہت اثر ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ کہ ان کو اور ان کی قوم کو عملی طور پر اپنی ہمدردی اور ہر قسم کی امداد کا یقین دلا کر اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ جو بحیثیت مسلمان کہلانے کے ان پر عائد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق کو جو صدیوں سے نہایت ہی ناقابل برداشت مظالم کا شکار بنی ہوئی ہے ذلت اور رسوائی کی زندگی سے نکال کر اپنے پہلو بہ پہلو کھڑا کریں۔ ایڈیٹر

اچھوت نہ ہندو ہیں نہ آریہ اچھوتوں کا دھرم "سنت ست" جو کہ وحدہ لاشریک لہٗ توحید الہٰی کی تعلیم دیتا ہے اور ان کے ہاں پنچائت "برادری" سسٹم اور بیوہ کی شادی ہمیشہ سے رائج ہے۔ لیکن اس دھرم کا کوئی بادشاہ یا راجہ نہیں ہے اور نہ کسی ملک میں سلطنت ہے جس سے یہ بہت کمزور ہیں جس طرح سے اسلامی مذہب کو سیاسی طاقت حاصل ہے ان کے اہل مذہب بادشاہ ہیں اور کئی حکومتیں اسلامی سلطنتیں کہلاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور ان کے حقوق کا ہر جگہ خیال رکھا جاتا ہے اچھوتوں کے پاس پولیٹیکل طاقت نہ ہونے سے وہ ڈاکو غلام اور اچھوت ڈپریسڈ کلاس وغیرہ سمجھے جاتے ہیں۔

آریہ ہندو اپنی مذہبی کتب سے مجبور ہیں ان کے ویدوں میں پرارتھنا (دعا) اس قسم کی ہے کہ جس میں اچھوتوں کو کمزور اور جانوروں سے بھی زیادہ بدتر سلوک کرنے کے لئے آریہ ہندوؤں کو ان کے بھگوان رام کرشن اور تمام دیوتاؤں اور اوتاروں نے حکم دیا ہے اگر مسلمان یا عیسائی کوئی چھوت چھات ذات پات مانتا ہے۔ تو وہ اپنے مذہب کے خلاف گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس کی اس کو سزا ملیگی اور اگر آریہ ہندو اچھوت پر جس قدر ظلم توڑے اسی قدر اس سے پرماتما (خدا) خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مذہب کا فرض ادا کرتا ہے اگر آریہ ہندو اچھوت کو اپنے مذہب میں داخل کرے تو وہ اپنے دھرم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔ اس لئے اچھوتوں کا مطالبہ ہے۔ کہ اس کی کیا ضمانت اور گارنٹی ہے کہ اپنی مذہبی کتب کی رو سے پھر وہی مظالم ان پر نہ شروع کر دیئے جائیں گے۔

ہندوؤں کی کتب میں لکھا ہے۔ کہ رام چندر جی نے بہادر بھیل قوم کی خاتون بھیلنی کے جھوٹے بیر کھائے تھے اور ملاح کھاؤ سے بغلگیر ہو گئے تھے۔ کیونکہ دریا عبور کرنے کی ضرورت پیش آ رہی تھی۔ مگر جب کام نکل گیا تو پھر انہی اچھوتوں کے لیڈر مہاتما شمبوک کو وہ بندھیاچل پر بے خطا اور بلا قصور خود رام نے اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ خود مالوی جی نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ ایک سبھا جلسہ میں اچھوتوں سے بغلگیر ہوئے اور فوراً ہی دریا پر معہ کپڑوں کے غسل کیا۔ جس کی خود ہندو اخباروں نے پول کھولی تھی اور آج یہ دعویٰ ہے۔ کہ ہندو دھرم میں بھائی چارہ (مساوات) ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اپنے شہر بنارس میں بشوناتھ مندر میں اچھوت لیڈروں کے ساتھ اچھوت پبلک کو درشن کرائیے اور مندر کی آمدنی میں اچھوت بھگت اور چودہریوں کو حصہ دار بنائیے اور روٹی بیٹی کے متعلق بہت جلد جلسہ منعقد کیا جائے۔ اگر ایک ماہ میں یہ کام آپ نے نہ کیا۔ تو ہم کو آزاد ہونے کا موقع ہوگا۔ تاکہ ہم ایک ایسی آل انڈیا کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں تمام مذاہب کے پنڈت، مولوی، پادری، سادھو، سنت اور شاہ صاحبان آ کر اپنے اپنے مذہب کی حقیقت بیان کریں اور اچھوت یہ فیصلہ کر سکیں کہ کس مذہب میں داخل ہوں اور عملی طور پر حصہ لیں۔

بھگوت گیتا کے شری کرشن جی دعوت میں جا رہے تھے۔ ایک دھوبی سے دوسرے کے کپڑے طلب کئے۔ دھوبی نے انکار کر دیا اور کہا ہم تم کو جانتے ہی نہیں۔ اس پر انہوں نے اچھوت کو قتل کر دیا۔ اس کے مقابلہ پر ایک ایسا ہی واقعہ دنیادار مسلمان بادشاہ جہانگیر کا ہے۔ نورجہاں اس کی بیوی تھی۔ جس سے بادشاہ محبت کرتا تھا۔ اس بیگم کے ہاتھوں تیر اندازی کی مشق کرتے ہوئے رات کے وقت جمنا کے کنارے پر کوئی دھوبی مر گیا۔ دھوبن کی شکایت پر تحقیقات کرنے سے بیگم کا قصور ثابت ہؤا۔ بھرے دربار میں بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے بندوق بھری اور دھوبن کے ہاتھ میں دے کر تین دفعہ کہا کہ اے دھوبن جس طرح تو بیوہ ہو گئی۔ بندوق بھری مجھ پر چلا دے تاکہ نورجہاں بھی بیوہ ہو جائے۔

اسی طرح کائستھ قوم جس کو برہمن پنڈت نیچ جاتی (ادنیٰ اقوام) کہتے ہیں مسلمان بادشاہوں کے عہد میں ان کو تعلیم دی گئی۔ وزیر بنا کر بادشاہوں نے اپنے پاس بٹھایا۔ خزانہ بھی ان کے ہاتھ میں رہا۔ اچھوتوں کو ہی شروع فتح یابی ہندوستان کے وقت صوبہ سندھ کے مسلمان گورنر کے ساتھ وزیر بنایا گیا۔ اور فوج میں بھی اعلیٰ عہدوں پر مقرر کئے گئے مگر بعد میں راجپوتوں سے رشتہ ناطہ ہونے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ان کو علیحدہ کر دیا گیا اور چونکہ مسلمانوں نے مظلوموں کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس لئے خدا نے ان کے ہاتھ سے سلطنت چھین لی۔ اور وہ انگریزوں کے سپرد کر دی گئی۔ جنہوں نے اچھوتوں کی جانب اپنی توجہ مبذول کی۔ مگر مہاتما گاندھی سیاسی حکمت عملی کے ساتھ ہندو دھرم اور منوسمرتی جس سے ہندو قوانین وضع ہوئے۔ اور جس کتاب کو اچھوتوں نے اپنے جلسوں میں جلایا اور گنگا میں بہایا۔

اسی کے جھنڈے میں بخیر ان حصص کے نکالے رکھنا چاہتے ہیں۔ جس سے ہمارے آٹھ کروڑ بھائی اچھوت بنائے گئے ہیں۔

سکھ بن کر بھی اچھوت ہی رہو گے

ڈاکٹر امبیدکر کو ایک مذہبی سکھ لیڈر کا مکتوب

ضلع امرتسر کے مذہبی سکھوں کے رہنما سردار کشن سنگھ ساکن موضع رن گڑھ ضلع امرتسر نے حسب ذیل چٹھی ڈاکٹر امبیدکر کو تحریر کی ہے

"جب سے آپ نے ہندو دھرم سے بیزاری اور دوسرا کوئی مذہب اختیار کرنے کے ارادہ کا اعلان کیا ہے۔ سکھوں کی طرف سے بھی آپ کو دعوت دی جا رہی ہے۔ کہ آپ اکال تخت پر آ کر خالصہ دھرم قبول کر لیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کو اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔ یہ دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ میں نے سکھ مذہب کو فروغ دینے کے لئے بہت کام کیا ہے۔ ضلع امرتسر میں ہی ۷۰۰۹ اچھوتوں کو سکھ بنایا۔ مگر مجھے اور امرت چکھ کر سکھ ہونے والوں کو "اچھوت" کے نام سے ہی موسوم کیا جاتا ہے۔ ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبار "خالصہ سیوک" کے صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔ "مجھے بابا کشن سنگھ اچھوتی اچھوت لکھا گیا ہے"۔ کہ میں شرومنی کمیٹی کی ممبری کے لئے کھڑا ہؤا ہوں اور میرے مقابل پر بابا موہن سنگھ بھکنہ کو کھڑا کر دیا گیا ہے۔

میری آپ سے یہی گذارش ہے۔ کہ ہندوؤں میں رہ کر آپ "اچھوت رہنما" کہلاتے رہے ہیں۔ اور اب سکھ دھرم قبول کر کے بھی آپ میری طرح "اچھوت" ہی کہلاؤ گے اس لئے سکھ دھرم قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اکال تخت کے سامنے کھڑے ہو کر امرت چکھنے سے بھی ہماری آپ کی ذات کا یہ کلنک نہیں مٹ سکتا۔

وصیتیں

نمبر ۴۴۵۱:۔ منکہ نعمت اللہ خان ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم ڈوگر پیشہ تبلیغ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھارا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ تنخواہ ۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں۔ میں اپنی آمد کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کروں گا۔ نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی کارکن دعوۃ وتبلیغ۔ گواہ شد:۔ اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ

نمبر ۴۴۵۷:۔ منکہ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی ولد چوہدری حاکم الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں تنخواہ مبلغ ۴۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت ۱۵ فی صدی حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کروں گا نیز اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ ۱۴/۱۲/۳۵

گواہ شد:۔ رشید احمد ارشد ہیڈ کلرک دفتر دعوۃ وتبلیغ قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۴۴۶۷:۔ منکہ مستری اللہ بخش ولد بھولا کمہار پیشہ دوکانداری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک مکان مالیتی ۱۲۰۰/- روپیہ کا محلہ دارالرحمت میں واقع ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت دکان کی آمد پر ہے۔ جو تخمیناً ماہوار میعہ ہے۔ اس کے بھی وصیت ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور حصہ کی مالک ہوگی۔ اصل مکان کی قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس میں سے ۳۰۰/- روپیہ اپنی اہلیہ کو حق مہر میں ادا کرنے ہیں۔ لہذا یہ رقم منہا کی گئی ہے۔

العبد:۔ مستری اللہ بخش دنشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ نور الدین پسر موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل کاتب الحروف پسر موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ بلڈنگ ہال قادیان۔

نمبر ۴۴۳۴:۔ منکہ عبد الواحد ولد الحاج محمد ادریس قوم ملایا ساکن تپیا تواں تحصیل تپیا تواں ضلع خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۴/۱۰/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو ۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱/۱۵ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز میں اس امر کی وصیت بھی کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ عبد الواحد سماٹری ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء

گواہ شد:۔ محمد صدیق بقلم خود۔ ۲۴/۱۰/۳۵

گواہ شد:۔ عبد الرحیم نیر ۲۴/۱۰/۳۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نور ولد صالح محمد ذات سیال سکنہ کھتوتیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام مسن برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لعل ولد بہادر ذات دولانہ سکنہ بچہ دولتانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن ولد بہاول ذات موچی سکنہ کھرکن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ میاں عنایت و سیالی و شیر و نذیر پسران احمد ذات سیال سکنہ موضع سنگڑہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۹/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نرسنگداس ولد انوپ چند ذات کھورانہ سکنہ مگھیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ستہ ولد پستہ ذات کھچیانہ سکنہ کھچیانہ تحصیل وضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۷/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی امرناتھ ولد ادتم چند ذات دھون سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض و دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عنایت ولد علی محمد ذات چیلہ سکنہ چیلہ تحصیل وضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ستہ ولد بھکڑا ذات جنجوڑ سکنہ چک ۱۶۹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لبنہ ولد عمر ذات لون سکنہ چک ۱۵۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سردارا ولد بہاری ذات سوبیانہ سکنہ چک ۲۴۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی متھیلا ولد مہنہ ذات موہن سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی یکم فروری۔ کوئٹہ کی کھدائی اور صفائی کے لئے اسمبلی کی سٹینڈنگ فائننس کمیٹی نے ۲۴ لاکھ ۸۱ ہزار روپے کی امداد دینا منظور کیا ہے۔ اس روپے کا بیشتر حصہ کھدائی اور مکانات کی تعمیر وغیرہ پر خرچ ہوگا۔

لاہور یکم فروری۔ کل شاہی مسجد سے ۲۸ مسلمانوں پر مشتمل ۸ جتھے مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ جنہیں مقامی پولیس نے گرفتار کر کے سنٹرل جیل بھیجدیا۔

ماسکو یکم فروری۔ روس کے بعض فوجی دستوں اور مانچوریا کی جاپانی فوج کے درمیان لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے جاپانی فوجی سپاہی۔ روس کی سرحد میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن جب روسی سرحدی پولیس نے مزاحمت کی۔ تو انہوں نے گولی چلادی۔ روس اس کے متعلق جاپانی سفیر سے پروٹسٹ کر رہا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ حبشہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اگرچہ تمبین کے علاقہ میں تین دن کی جنگ میں راس سیوم کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ابھی تک گوریلا جنگ جاری ہے۔ اٹلی سے پانچ ہزار مزید سپاہی جنگ حبش میں شریک ہونے کے لئے مشرقی افریقہ آرہے ہیں۔

نئی دہلی یکم فروری۔ اسمبلی کے اجلاس میں کل گورنمنٹ کو پہلی شکست ہوئی جب کہ سٹینڈنگ ریلوے فائننس کمیٹی نے گورنمنٹ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ ریلوے کی ایک کمیٹی کے لئے قانون اور ضابطہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک سپیشل افسر کی خدمات حاصل کی جائیں۔

امرتسر یکم فروری۔ باوجود اس بات کے کہ لاہور میں آج سے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی گئی ہے۔ اور کرپان پر اب کوئی پابندی نہیں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے کرپان مورچہ کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قاہرہ یکم فروری۔ سنئے وزیر اعظم علی مہر پاشا نے شاہ فواد کو ایک مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ملک میں اس وقت قومی اتحاد کی اشد ضرورت ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدے کے لئے گفت و شنید ۱۵ فروری کو شروع ہوگی۔

نئی دہلی یکم فروری۔ دارالعوام کے دستور کے مطابق ملک معظم کی وفات پر اظہار تاسف کے لئے ۳ فروری کو تمام پارٹیوں کے لیڈر اسمبلی میں تقاریر کریں گے۔ اور قرارداد پیش کریں گے۔

لاہور یکم فروری۔ آج بھی شاہی مسجد سے ۲۸ مسلمان مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے لئے پانچ پانچ و چھ چھ کی تعداد میں روانہ کئے گئے۔ جن کو پولیس نے گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا۔ کل کے گرفتار شدگان سے سردار رنبیر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے چار چار دن کے لئے بیس بیس روپے کا مچلکہ طلب کیا۔ انہوں نے مچلکہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں چار چار دن کے لئے قید محض کی سزا دی گئی۔

راکسال (بہار) یکم فروری۔ آج ریلوے سٹیشن سگالی (بہار) کی عمارت سے ایک ریل گاڑی ٹکرا گئی۔ انجن عمارت کو توڑتا ہوا نکل گیا جس سے متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ٹکٹ گھر کی تمام اشیا منتشر ہو گئیں۔ تار کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی

لنڈن یکم فروری۔ گزٹ کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے ایڈمیرل آف دی فلیٹ فیلڈ مارشل و مارشل رائل ایر فورس کا لقب اختیار کیا ہے

قاہرہ یکم فروری۔ مصر میں حالات پرسکون ہیں۔ اس لئے عنقریب یونیورسٹیاں اور سکول کھل جائیں گے۔

کراچی یکم فروری۔ سکھر کی سگریٹ فیکٹری میں آتش زدگی کے نتیجہ میں دو لاکھ کا تمباکو جل کر خاکستر ہوگیا۔

جھاریہ یکم فروری۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ جھاریہ میں کان کے حادثہ سے پانچ یورپین اور تیس ہندوستانی ہلاک اور تیس مجروح ہوئے۔

کراچی یکم فروری۔ سر آغا خان نے کراچی میں پردہ نشین عورتوں کی تعلیم پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان عورتوں کو دائیں گود بنانے چاہئیں۔

نیویارک یکم فروری۔ ایک مسافر گاڑی جو ولیم پورٹ سے فلاڈلفیا اور نیویارک کی طرف جارہی تھی۔ ایک دریا کے پل سے اچھل کر دریا میں گر گئی جس کے نتیجہ میں آٹھ اشخاص ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے۔

لنڈن یکم فروری۔ حبشہ کے جنگی ہیڈ کوارٹر کا دعویٰ ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ سب سے بڑی لڑائی میں حبشی فوج نے مکمل فتح حاصل کی ہے۔ اس لڑائی میں جو کل ختم ہوئی۔ اطالوی جرنیل ڈایامنٹی کی فوج کو بالکل تباہ کر دیا گیا ہے۔ حبشی فوج نے بھاری تعداد میں بندوقوں مشین گنوں اور رائفلوں پر قبضہ کیا ہے۔ اور سینکڑوں اطالوی سپاہیوں کو ایتھوپیا ہے۔

راولپنڈی یکم فروری۔ موضع دھنیال میں فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں پولیس نے پچیس مسلمانوں اور پندرہ سکھوں کو گرفتار کیا ہے۔

عدیس آبابا یکم فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سمالی لینڈ کے محاذ پر اطالوی ہوائی بیڑا پسپائی پر مجبور ہو گیا ہے۔

لکھنؤ یکم فروری۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کی بھاری اکثریت نے آئندہ کانگرس کے اجلاس کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت کی تائید کی ہے۔

عدیس آبابا یکم فروری۔ حکومت حبشہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمبین کی لڑائی میں جو منگل وار کو ختم ہوئی۔ اطالویوں کو شدید ہزیمت اٹھانا پڑی۔ گورنمنٹ حبشہ کا دعویٰ ہے۔ کہ اس لڑائی میں ۳۰۰۰ اطالوی ہلاک اور ۰۰ مجروح ہوئے۔ ۳۴۷ توپوں ۲۵ مشین گنوں اور ۲۶۰۵ رائفلوں اور بہت سے ٹینکوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ حبشی فوج کے ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد بارہ سو ہے۔

نئی دہلی یکم فروری۔ آج صبح اسمبلی کی سٹینڈنگ فائننس کمیٹی نے گورنمنٹ کی یہ تجویز کہ دہلی پولیس کے لئے ۲ لاکھ اٹھاون ہزار روپے کے اخراجات سے نئی عمارتیں تیار کی جائیں۔ نامنظور کر دی۔

لنڈن یکم فروری۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے۔ کہ جاپانی دفتر امور خارجہ کے ایک رکن نے ہر ہٹلر کی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جو اس نے حال ہی میں طلبا کے ایک جلسہ میں کی۔ اور جس میں کہا کہ سفید اقوام حکمرانی کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ کہا۔ کہ اس سے جاپان کے جذبات کو ٹھیس پہنچنا قدرتی امر ہے۔ جاپانی اس خیال کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ سفید اقوام کی غلامی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

ایتھنز یکم فروری۔ یونان کے سابق جنرل کنڈلس اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے ہیں۔ جمہوریت پسند اخبارات نے انکی وفات پر انکی ملوکیت پرستی کی وجہ سے اظہار مسرت کیا ہے۔

نئی دہلی یکم فروری۔ کونسل آف سٹیٹ کی میعاد ۱۰ جون ۱۹۳۶ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ آئندہ انتخاب اگست میں ہوگا۔

لاہور یکم فروری۔ گذشتہ سکھ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں بیرون شاہ عالمی دروازہ میں ایک مسلم نوجوان شدید طور پر زخمی کیا گیا تھا۔ اور جو زخموں کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا کے قتل کے الزام میں پولیس نے ایک سکھ اور دو ہندوؤں کا چالان کیا تھا اب حکومت نے ملزمان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ محکمہ محصولات نے شہر کے مال گودام سے چار سو ایسے صندوق پکڑے ہیں۔ جن میں اطالوی لیموں تھے یہ تعزیری کارروائی کے نفاذ کے بعد پہلی دفعہ اطالوی مال پکڑا گیا ہے۔

لاہور یکم فروری۔ کرنیل بھولا ناتھ آئی ایم۔ ایس۔ سی۔ آئی۔ ای جو ہندوستان کے ایک ممتاز ڈاکٹر تھے۔ آج حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔

نئی دہلی یکم فروری۔ پندرہ فروری کو ریلوے کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں ریلوے ایکٹ میں ترمیم کے معاملہ پر غور کیا جائیگا۔ تا کہ بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کو خاطر خواہ سزا دی جاسکے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی